سوال

(245) اللہ تعالی کا جنت میں وراثت کو ختم کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میاں والی سے ضیاء الرحمن سوال کرتے ہیں کہ آپ نے شمارہ نمبر 16 میں ایک حدیث بایں الفاظ نقل کی ہے۔ ''جو کسی کی وراثت کو ختم کرتا ہے۔ جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی ہے 'اللہ تعالیٰ جنت میں اس کی وراثت کو ختم کردیں گے۔'' (شعب الایمان :14/115)

اس کی سند کے متعلق مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ''کہ ازحد کمزور ہے اس میں دوراوی ضعیف ہیں۔ اور ایک کذاب ہے۔ سوید بن سعید اور زید عجمی دونوں ضعیف ہیں۔ اور عبدالرحیم بن زید کذاب ہے۔'' آپ اس بات کی وضاحت کریں کہ آپ نے اس ضعیف حدیث کو دلیل کیونکر بنایا ہے؟

نیز میری بڑی ہمشیرہ جس نے شادی نہیں کی بلکہ اپنی عمر والدین کی خدمت میں گزار دی ہے۔ والد کی زمین کا تمام حساب اس کے پاس رہتا تھا والد مرحوم کی وفات کے بعد زمین کی پیداوار سے حاصل شدہ رقم کے حساب میں ٹال مٹول کرتی ہیں۔ اس کا کہنا کہ کچھ رقم خرچ ہوچکی ہے اور بقیہ والد مرحوم میرے نام کرگئے ہیں۔ لیکن کوئی تحریری ثبوت یا گواہ نہیں ہے کیا اس کا ایسا کرنا شرعاً درست ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

توجہ دلانے پر آپ کا شکر گزار ہوں تاہم قارئین اہل حدیث اس حیثیت سے مطمئن رہیں کہ ضعیف حدیث کے متعلق ہمارے دل میں کوئی نرم گوشہ نہیں ہے۔ مولانا اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ نے جس سند کے متعلق گفتگو فرمائی ہے۔ وہ ابن ماجہ میں مروی حدیث سے متعلق ہے۔ جبکہ ہمارا استدلال ابن ماجہ کی حدیث نہیں اور نہ ہی ہم نے اس کا حوالہ دیا ہے۔ بلکہ ہمارے موقف کی بنیاد شعب الایمان کی حدیث ہے۔ جس کا فتویٰ میں حوالہ دیا گیا تھا۔ اس روایت میں کوئی مجروح راوی نہیں اس سند کے راوی حسب ذیل ہیں : ابو بکر محمد بن الحسین القطان۔ احمد بن یوسف السلمی۔ سلم بن سلیمان خزرج بن عثمان ابو ایوب مولیٰ عثمان بن عفان حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

واضح رہے کہ ابن ماجہ میں مروی حدیث کے راوی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ جسے بطور استشہاد تو پیش کی جاسکتا ہے۔ لیکن وہ استدلال کے قابل نہیں ہے۔ اس طرح ایک روایت علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے مصنف ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور کے حوالے سے بھی نقل کی ہے۔ جس کے راوی سلیمان بن موسیٰ ہیں۔ (درمنثور :2/128)

لیکن یہ مرسل ہے جو محدثین کے ہاں قابل حجت نہیں ہے۔ بہرحال شعب الایمان کے حوالے سے پیش کردہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث پر کوئی کلام نہیں ہے اور محدثین کے قائم کردہ معیار صحت پر پوری اترتی ہے اس سوال کے دوسرے جز کے متعلق عرض ہے کہ والد اپنے معذوب بچے یا کسی کو خدمت گزاری کے صلہ میں کچھ سے سکتا

ہے۔ لیکن اگر کوئی والد کی وفات کے بعد دعویٰ کرتا ہے۔ کہ مجھے والد نے یہ دیا تھا تو اس کے لئے گواہ یا تحریر کی ضرورت ہے۔ جبکہ مدعیہ کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اس بنا پر ہم اسے نصیحت کرتے ہیں کہ دنیا کا مال ومتاع دنیا میں رہ جائے گا۔ اس کی خاطر اپنی آخرت کو برباد نہ کیا جائے۔ حقوق العباد کا معاملہ بڑی نزاکت کا حامل ہے۔ اس کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:279